کیپٹل ازم کیلئیے پروٹسٹینٹ خصومت (رونلڈکاپر)

بقول ایڈیٹر: ڈاکٹر رونلڈ ایل کاپر نے تثلیثی بنیاد کے لیے -

گرہستی معاشی نظام کی ناکامی؛ اور مسیحی اورمسیحی ماہر معاشیات ،کے موضوعات پر تقریر کی - کیا وہ جانتے ہیں وہ کیا کر رہے ہیں ؟جو کہ ہماری ویب سائٹ کی کو لیکشن نمبر ایک سے نقل کی جاسکتی ہے -

مسیحی معشیت کا تعارف

واشنگٹن (امریکی)جو کہ پروٹسٹینٹ مسیحی ہیں - اُنکو چاہیے کہ وہ بائبل کے پیش کردہ معاشی نظام کی تائید کریں بجائے اس کے کہ وہ اسے تباہ کریں جیسا کہ وہ مسلسل کرتے رہے ہیں -

مُبشران انجیل ،سیمنری کے مُعلمین اور دوسرے پروٹسٹینٹ لکھاریوں نے کیپٹل ازم کی مخالفت میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی - اُنکی عداوت کی زیادہ تروجہ قیاس کردہِ اخلاقی سطحیں تھیں کہ کیپٹل ازم حرص، خود غرضی ، اجارہ داری اور غریبوں پر جو روستم کو فروغ دیتی ہے - جبکہ وہ لوگ (واعظین) جو دوسروں کو فری مارکیٹ یعنی ذاتی کاروبار سے منع کر رہے ہیں اور خود اُسے جاری رکھے ہوئے ہیں - کیپٹل ازم کہتے ہیں کہ اب وقت ہے کہ حکومت معیشت کے استحکام ، آمدن اور دولت کی منصفانہ تقسیم کے فروغ کے لیے اپنی مداخلت کو عمل میں لائے - پروٹسٹینٹ اور رومن کیتھولک سیمنریز کی مصالحت (سروے) میں ، جان گرین اور کیون سکیمزنگ نے دیکھا کہ چالیس فی صد جواب دہندگان نے کم اُجرت کی حمایت کی اور کہا کہ حکومت دوبارہ آمدنی کو تقسیم کرئے - مثلاً فاشت، بڑی پروٹسٹینٹ سیمنریز میں یہ کہا جار ہا ہے کہ حکومت اس معاملے میں وسیع الزہین ہو کر سوچے -

۱- ان تما م مباحثوں اور حرف گیری تقاریر میں ایک بات کی کمی ہے کہ یہ کیپٹل ازم کی بے غرض تعریف نہیں دیتیں - بٹینا گریوز اِس قسم کی تعریف کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ کیپٹل ازم ایک ایسا معاشی نظام ہے جس کی بنیاد ذاتی جائیداد اور ذاتی پیداوار اجزائے ضروری ہیں -

۲- ری جینٹ یونیورسٹی میں انٹر ڈسپلنیری سٹڈیز، کے پروفیسر کریگ گے نے دو گروپوں ٠کررائیٹ اور کرسچن لیفٹ ، کے درمیان ہونے والی بشارتی بحث کو مختصر بیان کر نے کی سعی کی ہے -

۳۔ کرسچن لیفٹ ، گے
کے مطابق کیپٹل ازم کی یوں تعریف کرتا ہے کہ یہ ایک منطقی نظام ہے ۔ جو کرہ ِ ارض کی معاشی ، معاشرتی اور سیاسی حقیقتوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے ۔ جس میں ایک چھوٹا سا گروپ اپنے آپ کو برگزیدہ تصور کرتے ہوئے بڑی دلیری سے انسانیت کی اکثریت کو دباتا ہے ۔

۴۔ کرسچن رائیٹ کہتا
ہے کہ ۰کیپٹل ازم پرائیویٹ تاجروں کا ایسا پیداواری نظام ہے جو دولت پیدا کرنے کا بالیاقت طریقہ کار متعارف کرواتا ہے اور اس نے دنیا کے بیشتر حصے کو بہتر بنا دیا ہے ۔

۵۔ غور کریں دونوں تعریفیں اخلاقی نتیجہ
رکھتی ہیں ۔ پہلی کیپٹل ازم کو منفی ، عدم صحت کے نتیجے کے ساتھ ظلم اور استحصال کے رُوپ میں پیش کرتی ہے ۔ جبکہ دوسری تعریف غیر یقینی مثبت سبق ، بالیاقت پیش کرتی ہے ۔

گے دونوں گروپس کے مابین

درمیانی راہ تلاش کرنے کی کوشش کرتاہے اور وہ یہ کہتے ہوئے اُن پر نکتہ چینی کرتاہے ۔

1۔ اقوام متحدہ کی سیمنریز میں معاشی ایجوکیشن کی سطح(جان گریں اور کیون سکیمزنگ) اگست 2001معاشی پرسن ازم کا مرکز ، مذہب اور آزادی کا مطالعہ کرنے کے لیے ایکشن انسیٹیوٹ (ایکشن انسیٹیوٹ ایک رومن کیتھولک تنظیم ہے ۔

2۔ فری مارکیٹ اکنامکس : ایک بنیادی قاری ، (بٹینا ، بی گریوز) اکنامکس ایجوکیشن کی بنیادی آئی این سی 1984)270

3۔ آزادی اور انصاف کس کےلیے ؟ کریگ ایم ۔ گے

کیپٹلیزم پر تازہ گفتگو انجیلی تناظر میں ۔ 1991

4۔ گے 22-23

5۔ گے 65، گے مسیحیوں کو دو گروپس میں تقسیم کرتا ہے ۔

۱۔ راسخ العقیدہ حریت پسند ، جو شخصی آزادی پر زور دیتے ہیں ۔

۲۔ اور دوسرے دوبارہ تعمیر کرنے والے جو ساری دنیا کو خدا کی حاکمیت میں دیتے ہیں ۔ گے کہتا ہے کہ کچھ مسیحی حریت پسند اور تھیونو مسٹ کیپٹلزم کو فطرتی قوانین کی رو سے دیکھتے ہیں ۔ ہم اس باب میں فطرت کے قوانین کو زیر گفتگو نہیں لائیں گے ۔ مسائل کی وضاحت اور قوانین **فطرت کے لیے دیکھئے جان ڈبلیو روبن**

(قانون فطرت کے ساتھ چند مسائل ، کیپٹلزم اور آزادی میں (تثلیثی بنیادیں 2006)

6۔ دی کرسچن رائیٹ نے لفظ [لیاقت] کا استعمال مختلف انداز میں کیا ہے یہ ایک چیز کو دوسری پر جیح دینے کے لیے یا نقدی ، دولت کو ظاہر کرنے کے لیے یا کسی چیز کی عظمت کے لیے استعمال ہو اہے ۔

اس لفظ کی مزید وضاحت کے لیے دیکھے گے گیلس [لیات کے بارے غلط فہمیاں] دی فری مین ، آزادی پر اظہار خیال ، اکنامکس ایجوکیشن کی بنیادیں ، والیم 58،نمبر4-2،1بقول گورگن کلارک

جب ایک ہی لفظ کے کئی مطلب دئیے گئے ہوں تو غلط فہمیاں جنم لے لیتی ہیں ۔

(تثلیثی بنیادیں 25،1998)مزید دیکھو۔ گورگن کلارک تھیالوجی کا بچاو۔ (ٹرینٹی فاونڈیشن 2007، 48،49)

دونوں دی لیفٹ اور رائیٹ جدید کیپٹل ازم کی تصویر پیش کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں ۔ دی لیفٹ نے کیپٹل ازم کی دولت پیدا کرنے اور مادی غربت کوکم کرنے کی قابلیت کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے اور دی رائیٹ نے کیپٹل ازم کے روایتی تہذیب کو جدا کرنے اور روحانی غربت کو بھڑکانے کے کردار سے آنکھ چرائی ہے یہ اتنا مشکل نہیں ہے ۔ پھر بھی اتنے ذہین واعظین سیاسی معیشت کے ایشو پر کافی کام کرنے کے باوجود دونوں انتہائی گروپس دی لیفٹ اینڈ دی رائیٹ میں درمیانی راہ تلاش نہ کر پائے ؟

جبکہ دونوں مسیحی گروپس دی لیفٹ اینڈی دی رائیٹ نے کیپٹل ازم کی کوئی نہ کوئی تعریف ضروردی ۔ گے نے اس پر کام نہیں کیا تاہم اُسکی رائے اتنی ناموافق نہیں ہے ۔

بیلر یونیورسٹی کاروبار کی اخلاقیات کے پروفیسر رچرڈ چیونگ نے کیپٹل ازم کی مخالفت میں کتاب تحریر کی اور خود ہی شائع کیا ۔ جس کا عنوان یہ تھا ۔ منڈی میں مسیحیوں کا سلسلہ بائبل کے اُصول اور معیشت ، بنیادیں۔

۸۔ اس کتاب کے متعلق
ڈھکے چھپے الفاظ میں اعتراض کرتے ہوئے بہت سے لکھاریوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا مثلاً

۱۔ کیپٹلزم غریبوں کے لیے بائبل مقدس کی ہدایات کو نظر انداز کرتی ہے ۔

۲۔
کیپٹلزم اکثر اجارہ داری کی بنا پر غریبوں کا معاشی استحصال کرتی ہے ۔

۳۔ معیشت کی منڈی میں حکومتی مداخلت کو یہ کہہ کر واجب قرار دیا جاتا ہے کہ انسان فطرتاً کمزور ہے ۔

۴۔ کچھ معاشرے فری
مارکیٹ کی حمایت میں نہیں ہیں ۔

۵۔ خدا غربت کے
بارے میں متفکر ہے اسی لیے غریبوں کو خوشحالی کے لیے حکومتی اقدامات کو سراہا جاتا ہے ۔

۶۔ فلاح و بہبود کے حوالے سے
حکومت چاہیے صحیح کام کر رہی ہے یا غلط ؟

۷۔ یہ ایک تجرباتی سوال ہے جس پر بائبل بھی خاموش ہے ۔

۸۔ بائبل مقدس کسی بھی خاص معاشی نظام کی تعلیم نہیں دیتی ۔

۹۔ جتنےبھی مصنفین نے
کیپٹلزم پر لکھا ہے انھوں نے اسکے منفی پہلووں پر ہی روشنی ڈالی ہے ۔

ایک بشب صاحب کی ویب سائیٹ (ویٹون لائن آرگنائزیشن)پر تازہ مضمون بعنوان ۰کیپٹلزم اور بت پرستی میں گہری وابستگی ۰میں جتنی اُنگلی کیپٹلزم کے خلاف اُٹھائی گئی ہے ۔ اُس سے کہیں زیادہ رابرٹ سنیڈرز ۰ نے اسےتنقید کا نشانہ بنا یا ہے ۔ وہ دلائل سے قائل کرتا ہے کہ کیپٹلزم بت پرستی کو فروغ دے رہی ہے ۔ اور جیسے ہی مسیحی لوگ اس بات کو سمجھ لیں گے وہ اس گمراہ کُن طرز زندگی کو خیر باد کہہ دینگے ۔

۷۔ ۷ گے ، ۱۱۵

۸۔ ۸ رچرڈ چیونگ منڈی میں مسیحی ، بائبل کے اصول اور معیشت دی بنیادیں (نیو پریس والیم 1989-2)

۹۔ ۹ چیونگ 242،138،135،126،99،100،77،70 قابل غور اقوال رونلڈ ناش اور کیلون بیسز ۔

۱۰۔ ای کیلون بیسز بیان کرتا ہے کہ اکنامکس مختلف لوگوں کا انتخاب کردہ وہ مشغلہ ہے جو اُن کو پیداواری اور نفع بخش ذرائع کے متعلق آگاہ کرتا ہے ۔ دیکھیئے چیونگ 169بیسز 178۔
انیسویں صدی کا انسائیکلو پیڈیا بٹینا اور مارکس دونوں کیپٹلزم کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں ۔ جس میں مزدور اپنی زمین کو اپنے کنٹرول میں رکھتے ہیں کہ حکومت سب کی ترقی کے اس استعمال کرتی ہے ۔

۱۱۔ روبرٹ جے سینڈرز پی۔ ایچ ۔ ڈی تھیولوجن اور ایکٹر آف سینٹ مارکس چرچ جیکسونول ، فلوریڈا ، اس کی ویب سائٹ ہے ۔ ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو سینڈرز آرگ۔

۱۲۔ سینڈرز کی دلیلیں دلچسپ موڑ رکھتی ہیں ۔ ظاہر اً لوگ اشتہار انگیزی میں کٹ پتلیاں ہیں ۔ جنکو اجارہ دار استعمال کرتے ہیں ۔ مزید وہ کہتا ہے کہ جب لوگ ان کے ہاتھوں کٹ پتلیاں بن جاتے ہیں تو وہ ان کو دنیا کے مختلف حصوں میں نفع کمانے کے لیے بھیجتے ہیں۔

۱۳۔ اشتہار بازی کے متعلق تفصیلاً جاننے کے دیکھیے (جیری کریک پٹرک) ۔ اشتہار بازی کا دفاع ۔

(ٹی ایل جے بکس 1994)اشتہاربازی انسانی رویے کو اپنے قابو میں کر لیتی ہے ۔

۱۴۔ سینڈرز عبادت کے لیے پوجا کا لفظ استعمال کرتاہے ۔ یہ نظریہ بائبل مقدس کے نظریے کے برعکس ہے کہ انسان خدا کی شبیہہ پر ہے ۔ **دیکھو گارڈن کلارک ، دی بیلبکل ڈاکٹر دائن این آف مین ۔ (دی نیٹنی فاونڈیشن 1984)**

۱۵سینڈرز ۳۔

سینڈرز پیگنزم کو فطرتی طاقتوں اور قوتوں کی پوجا قرار دیتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ آج کے دور میں پیگنزم چاند اور ستاروں کو خدا ماننے سے کم نہیں ہے ۔ تاہم اشتہار بندی کُفر ہے کیونکہ یہ بھی پیگنزم کی طرح کم نہیں ہے ۔ تاہم اشتہار بندی کُفر ہے کیونکہ یہ بھی پیگنزم کی طرح انسان کو دنیاوی تسکین کے لیے اُبھارتی ہے ۔ بالکل اُسی طرح جس طرح ابلیس یسوع کو بیابان میں آزماتا ہے ۔ سینڈرز دعویٰ کرتا ہے کہ معاشرےمیں اخلاقی تنزلی کی وجہ اشتہار بندی ہے اور

ٹیلی ویژن کی ایجادہے ۔ وہ مزید وثوق سے کہتا ہے ۔ کہ ہر قسم کی اشتہار انگیزی منطقی دلائل اور جو کچھ واقعی حلا ل پتی اور جائز ہے ۔اُس کی بجائے ڈر ، خوف خواہشات اور نفس کو تحریک دیتی ہے ۔ تاہم وہ اُن قانوناً جائز اشتہاروں کے بھی خلاف ہے جو خریداروں کو معیاری اور سستی اشیا کے بارے آگاہ کرتی ہے ۔

۱۲۔ قدیم خداوں کو پوجنے کی بجائے آج بھی لو گ شعوری اور لاشعوری طور پر مادیت اور دوسرے بتوں کی پوجا کر رہے ہیں ۔

۱۴۔ مثلاًغیر ممالک کی طرف سے بم گرانا اور ہوائی جہاز میں ڈاک کے عملے کو خوبصورت وردی پہننے پر صدر کی سخت تنقید ۔

۱۵۔ سنیڈرز یہ مفہوم بھی دیتا ہے کہ تمام قسم کی اشتہار انگیزی جو کسی بھی صورت میں ہو بت پرستی کے برابر ہے جو لوگوں کو اشیا کی خریداری کے لیے قائل کرتی ہے ۔ اور اشتہار کی بدترین شکل لوگوں کو غیر ضروری جنگیں لڑنے کی طرف مائل کرنا ہے ۔ لوگ بظاہر کٹ پُتلیاں بن چکے ہیں اور منطقی فیصلے کرنے کی قوت کو کھو رہے ہیں ۔

۱۶۔ ہم سینڈرز سے بالکل متفق ہیں کہ ہمارا معاشرہ اخلاقی انحطاط پذیری کا شکار ہے ۔ لیکن یہ بات اتنی قابل قبول نہیں کہ اشتہار صرف منفی تاثر دیتا ہے ۔ معاشرتی ابتری اشتہار انگیزی کی وجہ سے نہیں ۔ بلکہ پروٹسٹینٹ اصلاح کے مدہم ہوتے ہوئے وہ اثرات ہیں ۔

۱۷۔ اصلاحی تھیالوجی کی حقیقی روح کو ختم کر دیا گیا ہے ۔ بائبل کی تعلیم کو چیلنج کیا گیا ہے ۔ اب روم کو ایمان کا دشمن نہیں بلکہ صرف ایک مسیحی فرقے کی نظر سے دیکھا جانے لگا ہے ۔ ایک بار بائل اور الہیات کو چیلنج کرنے کی وجہ سے مسلسل سیاسی اور اخلاقی تباہی ہوتی چلی گئی اور سارے کا سارا معاشرہ بُر ی طرح معاشی گراوٹ کی زد میں آگیا ۔

۱۸۔ جو مغرب میں خوشحالی اور آزادی لے کر آئے جس کا ذکر میکس ویبرٹ اور دوسرے مصنفین کرتے ہیں ۔

۱۹۔ معاشرے پر اس تباہی کے اثرات دیر پا رہے اور سینڈرز کے دعویٰ کے برعکس اس کا اشتہار انگیزی سے کوئی تعلق نہیں ۔ اگر کیپٹلزم ایک غیر اخلاقی نظام ہے تو باقی سوشلزم رہ جاتاہے یا پھر فیکزم کا نظام اپنا یا ہوا ہے ۔ اقوام مغرب نے تو آر سی سی ۔ ایس کے تحت فیکزم کا نظام اپنایا ہوا ہے جس میں جائیداد لوگوں کی رہتی ہے لیکن حکومت اسے کنٹرول کر کے سب کی بھلائی کے لیے استعمال کرتی ہے ۔

عارضی طور پر اشتہارانگیزی کے متعلق اپنی گفتگو کو ایک طرف رکھتے ہوئے سینڈرز جنگ ، کیپٹلزم اور بت پرستی کے درمیان گہرے رشتے پر اپنے تحقیقی دلائل پیش کرتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ کیپٹلزم تو نہیں لیکن ہر انسانی دل اور معاشرہ جو گمراہ کن جذبات رکھتا ہے وہ جنگ کا باعث بنتا ہے ۔ بظاہر معاشرہ (اجتمائی مغاسطہ) اور لوگ بھی بتوں کی طرف جھکاو رکھتے ہیں جو جنگ کی سوچ تخلیق کرتا ہے ۔

مزید سینڈرز جنگ ، کیپٹلزم اور بت پرستی کے متعلق اپنے سابقہ بیان کو دھراتے ہوئے کہتا ہے ۔ کہ کیپٹلزم میں لوگ منڈی ، کم اُجرت اور خام مال اور بڑی کار پوریشنز کے ناجائز تعاون سے کافی نفع کماتے ہیں جو جنگ کا باعث بنتا ہے ۔ وہ اپنی حکومتوں کو استعمال کرتے ہیں کہ وہ ترقی پذیر ممالک کو کیپٹلزم اصولوں کی پیروی کے لیے مجبور کریں ۔ سینڈرز نہ تو نظام کیپٹلزم کو بیان کرتا ہے اور نہ ہی یہ بتاتا ہے کہ اس نظام کے اصول کو ن کو نسے ہیں ۔ اشتہار انگیزی کی بات پر دوبارہ آتے ہوئے سینڈرز کہتا ہے کہ یہ بالواسطہ اور بلا واسطہ دونوں لحاظ سے خریدار کو نہ صرف پیداواری خرید کے لیے بلکہ سیاسی حکمرانوں کی جنگ پالیسی کی حمایت کے لیے بھی قائل کرتاہے ۔ ایسے لگتا ہے جیسے وہ مارکس کی زبان بول رہا ہو ۔

اپنے مضمون میں سینڈرز نہ تو واضح طور پر مارکسن ڈائیلٹک پر بات کرتاہے اور نہ ہی مارکسن نظریہ معاشیات پر

۲۲تاہم اُسکی کافی تجاویز مارکس اور اینگلس (کمیونسٹ مینی نیئو1848)سے ملتی جلتی ہیں ۔ اپنے کمیونسٹ مینی فیئنو مارک اور اینگلس لکھتے ہیں۔

1- اُمرا نے مہم کاری کے ذریعے عالمی منڈی میں پیداواری اور فروخت کے لیے جو کردار ادا کیا ہے وہ ہر ملک کے لیے مُحب کائنا ت جیسا ہے۔

2- اس وقت جیسے منڈی میں پیداوار بڑھ رہی ہے ویسے ہی ضرورت میں اضافہ ہو رہا ہے یہاں تک کہ دستکاری بھی ضروریات کی تسکین کے لیے ناکافی ہے ۔ اس لیے مشینری اور ٹیم دونوں کو پُر انقلاب بنا نا ہوگا۔ دستکاری کے لیے مافوق الفطرت اور صنعتکاری کے لیے متوسط طبقہ اور جدید مشینری کو استعمال میں لانا ہو گا۔

3- رئیسا نے اپنی تیز رفتاری سے عالمی منڈی اور فروخت کے لیے جو کردار ادا کیا وہ ہر ملک کے لیے گرا نقد رہے انھوں نے صنعتکاروں کو روٹ لیول سے مستحکم کیا ۔

16-میکس ویبر ، پروٹسٹینٹ اخلاقیات اور کیپٹلزم کی روح (چارلس سکرابنز کے بیٹے 1958پروٹسٹینٹ فلاسفی نے مغرب میں آزادی اور کیپٹلزم کے حوالے سے جو کردار ادا کیا

اُسکی میکس ویبر نے کافی وضاحت نہیں دی اور اسی بات پر جان روبنز روشنی ڈالتا ہے ۔ ویبر پروٹسٹینٹ اخلاقیات کو تو بیان کرتا ہے لیکن وہ پروٹسٹینٹ الہیات اور سیاسیات کے فلاسفی کو واضح نہیں کرتا جس نے کیپٹلزم اور آزادی کے فروغ کے لیے معاشی ، معاشرتی اور سیاسی سطح پر اپنا بھر پور کردار ادا کیا ۔ **(روبنز آزادی اور کیپٹلزم 345)**

17-جان روبنز عہد جدید کے دو مورخین ڈونلڈ کے لیے اور ڈوگلز تو رته کا ذکر کرتا ہے جنہوں نے پروٹسٹینٹ اصلاح اور جدید آزادی میں تعلق کو دیکھا ہے ۔ **(کیپٹلزم اور آزادی 345)**

18-لورینی بوئنر مغربی ممالک کی خوشحالی اور سیاسی آزادی پر اصلاح اور کیلون ازم کے اُن گہرے اثرات کا ذکر کرتاہے جو رومن کیتھولک ازم کے دور میں ان ممالک پر پڑے ۔ اگر ہم انگلینڈ ، سکاٹ لینڈ اور امریکہ جیسے ممالک کا فرانس ، چین اور اٹلی جیسے ممالک سے موازنہ کریں جو کیلون ازم سے محفوظ رہے تو ہم ان سے عملی نتائج کا بخوبی اندازہ لگا پائینگے ۔ رومن کیتھولک ممالک میں معاشی اور اخلاقی دبائو اتنی زوال پذیر ی لے کر آیا کہ ان ممالک میں شرح پیدائش کا بھی نقشہ تبدیل ہو کر رہ گیا۔ جبکہ دوسرے ممالک میں شرح آبادی کا فی حد تک بڑھی ۔ **(سرنوشت ، پریسبیٹرین اور نئی اشاعت کمپنی کی اصلاحی تعلیم ، 421-1932-420)**

19-آئین اور بائبل کی اخلاقیات سے دوری ان گنت جنگوں ، تباہ کاریوں مراجعتوں اور غربت کا سبب بنی ۔ استحصال اور مراجعت بینکنگ کرپشن کا بڑی وجہ ہیں ۔ بینکوں کا مقصد حکومت کے اخراجات میں ٹیکسز کے ذریعے مدد کرنا ہے ۔ بائبل مقدس لین دین اور ناپ تول میں ایمانداری کا درس دیتی ہے ۔ حکومت کی ذمہ داری بینکنگ کے نظا م کو چلانے کی نہیں بلکہ جو آئین کی خلاف ورزی کرئے اسے سزا دینے کی ہے ۔ تمام حکومتی اداروں اور مرکزی بینکوں میں بائبل کی تعلیم کے برعکس سرگرمیوں کی وجوہات استحصال اور مراجعت ہے ۔

20-آر سی سی ۔ ایس کے اپنی تاریخ بتاتی ہے کہ کاروبار اور ذاتی جائیدادا کے حوالے سے فیسکیزم اور آرسی سی ۔ ایس کی تعلیم ایک ہی رہی ہے ۔ جس کے لیے مختلف پاپائے اعظم نے معذرت کا اظہار بھی کیا ہے ۔ مائیکل نووک اور ٹوم وڈز دعویٰ کرتے ہیں ۔ کیتھولک اخلاقیات اور کیپٹلزم کی روح (فری پریس ، میک میلان 1998) 11مزید دیکھیے تھامس ای وڈز ۔ مغربی تہذیب کو کیتھولک چرچ کے کس طرح تعمیر کیا (ری جینی اشاعت 2005) پروٹسیٹنٹ اصلاح کی نسبت کیپٹلزم کی جڑیں زیادہ تر آر۔ سی اخلاقیات سے ملتی ہیں ۔ ذاتی جائیداد میں کرپشن کی تاریخ دیتے ہوئے کہتا ہے جس کی بنیاد تھامس ایکوائنس کی فلاسفی پر ہے ۔

21- زیادہ تر سینڈرز اصطلاحات کا استعمال کرتاہے مثلاً نفع کی پیاس ، صنعتی مرکزیت ، دو طبقات وغیرہ جوگاہکو ں کو کٹ پتلیوں کی طرح استعمال کرتے ہیں ۔

22-مارکن اکنامکس کا جائزہ لینے کے لیے دیکھیے روبرٹ بی ۔ انگلینڈ اور روبرٹ ایف روبرٹ ، معشیت کے نظریے ، اور طریقہ کار کی تاریخ ، چوتھا ایڈیشن **(میک گراہل کمپنی 1997-246-236)**

4- جبکہ قدیم صنعت ملکی سطح پر تباہ ہو چکی ہے اور تباہ ہو رہی ہے ۔ وہ نئی صنعتیں لگا رہے ہیں جن کا تعارف ہر شہری کے لیے زندگی اور موت کا سوال بن کر رہ گیا ہے ۔ اب صنعتکاری کو خام مال بننے میں وقت نہیں لگے گا لیکن خام کو جدید آلات سے تیا ر کرنا ہو گا ۔ صنعتوں کی پیدا وار کو نہ صرف ہر گھر میں بلکہ پورے ملک میں محفوظ بنا یا جا رہا ہے ۔ ملک کی صنعتی تسکین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں پرانے وسائل کی جگہ نئے اور جدید وسائل کو استعمال کرنا پڑئے گا ۔ ہمیں قدیم مقامی ملکی عزلت اور لیاقت کی بجائے اقوام عالم کی خود انحصاری کی پالیسی کو اپناتے ہوئے ہر سمت محنت کرنا ہو گی ۔ اُمرا کو بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر جائیداد اور پیداوار کے ذرائع تلاش کرنا ہونگے ۔ اور یہ کافی پیداوار ہونی چاہیے اور دولت چند ہاتھوں میں ہی گردش کرتی نہ رہ جائے ۔ بلکہ اسے سیاسی مرکزیت کے تحت چلنے دیا جائے ۔

5- مشینری اور مزدوری کی رویا کے کثرتِ استعمال کی وجہ سے عوام کے سیاسی حقوق کے لیے اور اُنکی عظمت کی بحالی کے لیے جو کام کیا جا رہا تھا ۔ وہ رُک گیا ۔ یہ کام صرف مشین تک محدود ہو کر رہ گیا حالانکہ یہ بہت ہی آسان جلد ہو جانے والا تھا اگر اُس حکمت عملی کے مطابق کیا جا تا جو اسکے لیے تیار کی گئی تھی ۔

23- (بقول مارکسن دُنیا میں دو قسم کے لوگ رہتے ہیں ۔ سینڈرز نے اسے تسلیم کیا ہے)

۲۳کارل مارکس اور فریڈرک اینجلز ، دی کمیونسٹ مینی فسیٹو، انگلش ایڈیشن 1888، 25جنوری 2005 ای کتاب نمبر61وکی پیڈیا

1-صنعتکار اور سیاسی رُہنما (رئیس) اور
2- مزدور طبقہ (سیاسی حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والے) اُس نفع کے لیے جو پہلے دیا جانا تھا ۔

24- 1980کے آغاز میں جب سینڈرز نے اپنا پی ۔ ایچ ۔ڈی کا تھیسس لکھا۔ اُس میں بھی اُس کے ماریکسین زبان کا کافی استعمال کیا۔ خا ص کر جہاں وہ مزدورں کے انقلاب اور نفع کی اہمیت کے متعلق لکھتا ہے ۔

اپنے تھیسس میں سینڈزر ماریکسین ڈائیلٹکِ اور نیو آرتھوڈیکس تھیالوجین کارل بارتھ کے ساتھ معاشرتی تاریخ کو بیان کرنے کی سعی کرتا ہے ۔ وہ نازیینر کا نظامِ فیسکیزم بیان ضرور کرتا ہے لیکن وہ حمایت سوشیالوجی کی کرتا ہے ۔ فیسکیزم میں جائیداد یں عوام کی ضروری ہوتی ہیں لیکن حکومت انکو عوامی فلاح کے لیے استعمال کرتی اور کنٹرول کرتی ہے ۔ سینڈرز کے مطابق پرائیوٹ جائیداد اور ملکیت کے طور پر چھٹا حکم جبر و زیادتی سے روکتا ہے ۔

۲۴رابرٹ سینڈرز کارل بارتھ پر پی ، ایچ ، ڈی تھیسس ، ملاحظہ کیجیئے سینڈرز کی ویب سائیٹ (ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو.سینڈرز ۔آرگ)

25-بائبل مقدس اُس طرز حکومت کی اجازت دیتی ہے جس کی حدیں مقرر کی گئی ہوں اور جس میں فیسکیزم اور سوشل ازم دونوں کا استعمال کیا جا رہا ہو۔

اس کتاب میں ، تین معاشی احکام (لیبر ئیرین پریس 1990آئی این سی) بقول آسٹریلوی ماہر معاشیات ہانس سینہولز منڈی یا کیپٹلزم کے متعلق یہودی مسیحی اخلاقیات کی دستاویز ہی جواب دے سکتی ہے ۔

پیدا وار میں ذاتی ملکیت کی بنیاد مکمل طور پر دس احکام پر ہے اس کا واضح انکشاف آٹھویں حکم میں ملتا ہے کہ تو چور ی مت کر ۔ پرائیوٹ ملکیت کی ایک اور صورت جو چھٹے حکم پر وجود رکھتی ہے کہ تو خون مت کر ، جس میں ہر طرح کا ظلم ، جبر اور زیادتی آجاتی ہے ۔ تم آزادنہ ایک دوسرے سے لین دین کرو لیکن یہ لین دین دھوکہ بازی سے مُبرا ہو۔ پس تم جھوٹی گواہی نہ دو جو کہ نواں حکم ہے ۔ **2-1یہی آیات سینہونر کے علاوہ جونز روبنز نے بھی پیش کیں ۔ (کیپٹلزم اور آزادی 29)**

26-ماریکسن ڈائیلٹک کو استعمال کرتے ہوئے سینڈرز کہتا ہے کہ کیپٹلزم مختلف ادوار اور سطحوں سے گزرتے ہوئے اور کار پوریشنز کے ناجائز استعمال کی بدولت آج اجارہ داری کا طاقتور بھوت بن چکا ہے ۔ جو کہ بارتھ کی تھیوری ،کلاس سٹرگل ، کے عین مطابق ہے ۔

۲۶گورڈن کلارک نے اپنی کتاب فلسفہ سیاسیات میں کہا کہ سارا انسانی فلسفہِ سیاست ایک ہی نظام ، پارٹی یا تربیت سے چلتا ہے (مرد حضرات اور چیزوں کے متعلق مسیحی نقطہِ نظر تثلیثی بنیاد یں 2005

27- تاہم سینڈرز نے اپنے پیچھے تجزیے کی ایک خاص تاریخ چھوڑی ہے ۔ مثلا انگلینڈ میں اس تناظر میں بہت پاکیزگی آئی ۔ زیادہ تر صنعتیں اجارہ داری کی برائی سے پاک کی گئیں ۔ رومن کیتھولک پاپائی حکومت کے تحت اجارہ داری جیسی بلا کو روکنے کے لیے پیداواری مال کی ترسیل کو کنٹرول کیا گیا۔ صنعتی اجارہ داروں کا زور پارلیمنٹ کے ذریعے توڑا گیا ۔

٢٧دیکھو جونز ڈبلیو روبنز فارورڈ ، گورڈن کلارک ، کارل بارتھ کا تھیولوجیکل طریقہ ایکس ٹرپل آئی۔

28- سینڈرز بھی بارتھ کی طرح ذاتی جائیداد کے متعلق بائبل مقدس کے نقطہ نظر سے اتفاق نہیں کرتا جیسا کہ اُس نے اشارہ دیا ہے خدا نے ساری انسانیت کے لیے کرہ ارض کو تخلیق فرمایا اور یوں یہ ہر انسان کی ملکیت ہے ۔ ذاتی جائیداد فطرت کا حق نہیں ۔ بلکہ یہ انسان سے تعلق رکھتی ہے خواہ کہیں سے بھی ہو ۔ اس فطرتی حق کو انسان کو پھنسانے کے لیے استعمال کیا گیا ہے ۔ جب اسے ظلم کی صورت میں عمل میں لایا جاتا ہے تو پھر اسے معاشرتی طور پر اس طرح استعمال ہونا چاہیے کہ یہ زندگی کو بڑھائے ۔

٢٨سٹیفن سی ۔ پر کس ، مسیحی معاشرے کی سیاسی معیشت ، کائپر فاونڈیشن 2001- 87-88

29-سینڈرز کا شخصی جائیداد کے حقوق کا نظریہ رومن کیتھولک چرچ کے بہت سے پوپ صاحبان اور پروٹسٹینٹ نقاد وں سے تھوڑا سا مختلف ہے ۔

٢٩سینڈرز ، پی ، ایچ ، ڈی تھیسس ، باب نمبر5

30-جو لیزز فیر کیپٹلزم کو مکمل طور پر رد کر تا ہو سینڈرز اور آر -سی -سی -ایس کی رائے میں ایک فرق تو ہے کہ وہ سوشل ازم اور فیسکیزم میں کوئی فرق نہیں سمجھتا ۔ جبکہ بہت سے پوپ صاحبان نے سوشل ازم کی بجائے فیسکیزم کی حمایت کی ۔

٣٠پاپائیت یا وٹیکن مخالفِ مسیح کی گدی ہے ۔ دیکھو مخالفِ مسیح آرہا ہے 15اپریل 2008، نظریہ تثلیث منتخب کردہ تھامس ڈبلیو جوڈئیس مارچ ، اپریل 2008مزید دیکھو ۔ فرانسس نیگل لی ۔ بائبل مقدس میں مخالف ِ مسیح (اولڈ پاتھ گاسپل پریس 1992)

31-٣١تاریخی اعتبار سے پوپ صاحبان نے سوشل ازم اور فی سکزم دونوں کی حمایت کی ہے ۔ مثلاً جب رومن یورپین لوگوں نے وسطیٰ اور شمالی امریکہ کو فتح کیا تو پیرا گوئے میں جینزو یٹس حکومت کرتے تھے انھوں نے پہلے تو مقامی لوگوں سے ہمدرد انہ سلوک کیا اور پھر اُنکو غلا م بنا لیا ۔ کسی کو ذاتی جائیداد بنانے کی اجازت نہ تھی ۔ اور سوشلسٹ طرز حکومت بھی جینزویٹس کے آہنی ہاتھوں کی تشکیل ہے (دیکھو ١)

سینڈرز اور لبریشن تھیولوجین نے لاطینی امریکہ کی غریب اور رد کی ہوئی عوام پر کیپٹلزم کے ظالمانہ اثرات کو ایک اعلیٰ نمونے کے طور پر استعمال کیا ۔ وہ لبریشن تھولوجی سے متفق ہے کیونکہ یہ لاطینی امریکہ کی مظلوم عوام کو ظُلم سے نجات دلانے اور حکومتی تخت اُلٹنے کے لیے کار آمد ہے ۔ انقلاب کے بعد سینڈرز کو اس بات سے کوئی سرو کار نہیں کہ جائیداد ذاتی ہونی چاہیے اور حکومتی تحویل میں ہوں (فیسکیزم) یا عوامی تحویل میں ہوں (سوشلزم)

مسیحی ماہر معاشیات پال مارگن اور ایڈ نوئیل نے لبریشن تھیولوجی کا تجزیہ کیا جس کے مطابق کیپٹلزم ایک نظام ہے جوچند افراد کو رُعب اور ایک گروپ کو دوسرے کے خلاف لڑانے کی اجازت دیتا ہے ۔

33- مارگن اور نوئیل کہتے ہیں کہ لاطینی امریکن ممالک میں کیپٹلزم درحقیقت جائیداد ی حقوق پر ایک بھاری نظام ہے ۔ جو ذاتی کارو بار اور زمینی ملکیت کی رسائی میں بڑی رکاوٹ ہے ۔ چند مقدمات میں سیاسی قوت ملوث ہے جو منڈی میں تجارت اور قیمتوں کے اتار چڑھاو کی ذمہ دار ہے ۔

34- ان ممالک میں غریبوں کو خوب ستایا گیا ہے ۔ اور وہ حاکم وقت کے ہاتھوں ستائے گئے ہیں انھوں نے لاطینی امریکن ممالک کو جدید تجارتی روپ میں پیش کیا ہے ۔ لیکن میں یہ بیان کرنا چاہونگا کہ یہ ممالک تجارتی نظام سے زیادہ فیسکیزم کے قائل ہیں ۔

35- سینڈرز نفع کمانے والی معاشی سرگرمی کو انتہائی منفی رنگ دیتا ہے وہ کارپوریشنز کو بھوت کہتا ہے ۔ کیونکہ یہ جنگ اور تباہی کے طرف راغب کرتے ہیں ۔ تاہم بائبل مقدس میں معاشی نظام میں نفع کو خدا کے قانون اخلاقیات کی روشنی میں دیکھا گیا ہے ۔ سینڈرز کیپٹل ازم پر تنقید کو پسند کرتا ہے لیکن وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ معاشیات ایک کھلی سائنس ہے جبکہ اخلاقیات اور سیاسیات ہدایاتی سائنسیز ہیں ۔ اخلاقی یا سیاسی تجاویز معاشی تجاویز سے اخذ کی جاتی ہیں یہ ایک مغالطہ لگتا نہیں بلکہ ہے ۔ جیسا کہ فلسفی ڈیوڈ ہیوم پہلے ہی کہہ چکے ہیں ۔

36-سینڈرز اخلاقی ، سیاسی اور معاشی اقوال کو باہم اکٹھا کر دیتا ہے جو غلط فہمی اور پریشانی کا باعث بنتا ہے ۔ وہ یہ بھی جاننے سے قاصر رہتا ہے کہ اخلاقیات جو سائنس نہیں ہے ۔ سیاسیات اور معاشیات کو جنم دیتی ہے جو کہ اعلیٰ سائنسیز ہیں ۔ اخلاقیات ایک سائنس نہیں تاہم اسے سیاسیات اور معاشیات کا مخرج تصور کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن اخلاقیات کو اپنائے بغیر یہ بے سود ہو جاتی ہیں ۔ اور یہی سینڈرز کا نقطہِ انقلاب ہے ۔

37-دی فیکٹو ترقی پذیر اور صنعتی ممالک کے درمیان آزادنہ معاشی تبادلے کی نفی کرتا ہے اور اسی بات کو لے کر کے سینڈرز بھی اس نظام کی مخالفت کرتاہے ۔ سینڈرز

اجتماعی مفاد کی بات کرتا ہے جبکہ دوسری طرف وہ شخصی مفاد کو منسوخ کر دیتا ہے جو کہ معاشی تبادلے کی بنا پر ملتا ہے ۔ انفرادی نفع کو رد کرنے سے معاشی تبادلے کی عقلی استعداد ہی ملیا میٹ ہو جاتی ہے ۔ ارسطو کے نظریہ معاشیات کی رو سے وہ چیزیں نفع دے سکتی ہیں جنکا لین دین دو افراد اخلاقی بنیادوں پر کرتے ہیں

38- رومن کیتھولک فلاسفر تھامس ایکوائنس نے بھی اس نظریہ کی حمایت کی ہے ۔

39- سینڈرز اس کے برعکس کہت اہے کہا رسطو اور ایکوائنس رضا کارانہ معاشی لین دین کی حمایت (غور و خوض کے ذریعے تسلیم شدہ سچائی اس صورت میں کرتے ہیں اگر یہ ذاتی جائیداد کے اخلاقی اصولوں کی بنا پر کی جائے ۔

اے ۔ سیڈلر ، منیرٹری بیبلون دی گریٹ ، کروم ویل پرس 158-156-2001یورپ کو متحد کرنے اور آر سی سی -ایس کو دائرہ کرہِ ارض تک پھیلانے کی تشکیل میں ویٹیکن نے مدد کی ۔ دوسری باقاعدہ جرمن سٹیٹ قیصر اور آسٹرو ہینگیرین بادشاہ کے وقت حکومت میں جینرو یٹسن نے بنائی جو پہلی جنگ عظیم کا سبب بنی (سینڈلر 215-214) اور پھر تیسری سٹیٹ وئیکن کی مدد سے ہٹلر اور میوزولنی کے وقت معرض وجود میں آئی جو دوسری جنگ عظیم کا موجب بنی (سیڈلر 225،233) ہٹلر اور اُسکے ایس ایس گروپس جینرو یٹس کے بہت قریب تھے اس لیے جینرو یٹس نے مشرقی یورپ کو مشرق آرتھو ڈیکس چرچ کو تباہ کرنے کے لیے استعمال کیا ، ویٹیکن نے بھی یہودیوں پر واپس اسرائیل جانے کے دباو ڈالا کیونکہ وئیٹکن یروشیلم کو اپنے ماتحت کرنا چاہتا تھا ۔ (سیڈلر 234) 1917میں انقلابِ روس میں ویٹکین نے بو لشِیوکس کو مالی امداد دی ۔

جینرو یٹس نے وئیٹکن کے پرانے دشمن آرتھو ڈکس چرچ آف سروس کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کے لے جانے کے لیے بو لیشیوکس کی کافی حوصلہ افزائی کی ۔ سٹیلن کو بولشیوکس کی رُکنیت حاصل کرنے سے پیشتر جنیرو یٹ کاہن کی تربیت دی گئی ۔ (سیڈبر 219-218) 1958میں پو پ پائس بارھویں کی وفات کے بعد اُن کا جانشین پوپ جان تیسویں اور پوپ پال ششم نےپو پ پائس بارھویں کی خانہ جنگی کی حکمت عملی کو خیر باد کہہ کر اشتراکیت کی تعلیم دی ۔ مارکیزم کی طرف جینرو یٹس کے رویے میں بھی تبدیلی آگئی ۔ (سیڈلر 21) رومن کیتھولک چرچ سٹیٹ کی معاشی فلاسفی جاننے کے لیے مزید پڑھیے ۔ جان روبنز ، کلیسائی قوانین (دی ٹرینٹی فاونڈیشن 2005)

32-لبریشن تھیالوجی تحریک کے پس پردہ جنیرویٹس کام کر رہے تھے ۔ دیکھو(سیڈلر مینرٹری بیسبلون دی گریٹ 241)

33- کیپٹلزم اور بریشن تھیالوجی لاطینی امریکہ میں پال مارگن اور ایڈنوئیل ، شعبہ معاشیات اور کاروبار ، ویسٹرن کالج سانٹا برپارا ، سی ، اے ، دسمبر 1990

34- مارگن اور نوئیل 8
35- سر چنیٹرلیزم ایک سیاسی اصولوں کا کتابچہ ہے جو قومی دولت کو قیمتی دھاتوں اور عمدہ اشیا کی برآمدات کے ذریعے بڑھانے کی ترغیب دیتا ہے ۔ جسے چند حکومتوں نے سولہویں اور اٹھارویں صدی میں اپنایا تھا۔ گھریلو صنعتوں کے بچاو کے لیے مرچینٹر لیزم بہت مفید ہے ۔ اور مرچیٹرلیزم پالیسز آج بھی اپنی تاثیر رکھتی ہیں ۔ فیسکیزم ایک بار عُب طرزِ حکومت ہے جو معاشی اور صنعتی سرگرمیوں کو آہنی ہاتھوں سے سنبھالتا ہے ۔ فیسکیزم بعد اوقات مرچینٹرلیزم کے پہلووں کو استعمال کرتی ہے ۔ اور عوامی شہرت حاصل کر نے کی غرض سے اسے عمل میں لائی ہے ۔
36- مزید تشریح کے لیے کہ یہ پہلے پہل ہیوم کے ہاتھوں ترقی پذیر ہوئی ۔ دیکھیے دیبرو اے ریڈ مین ، اکنامکس اینڈ فلاسفی آف سائنس ۔ (اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس 1993)
181-183- بے سود دلیل ایسی ہوتی ہے کہ ایکس مجھے پسند ہے اس لیے ایکس اچھا ہے ۔
37- بائبل میں کتابوں کی ترتیب اور ابتدائی نسب ناموں کو سمجھنے کے لیے دیکھیے گورڈن ایچ کلارک ۔ اے کرسچن ویو آف مین اینڈ تھینگز ۔ باب نمبر4- زوال سے پیشتر اکنامکس ایک سائنس تھی جبکہ اخلاقیات اس دائرہ کار میں نہیں شما ر کی جاتی تھی اب زوال کے بعد حکومت کی ذمہ داری ہے کہ دونوں کو ان کی صحیح رو میں بحا ل کیا جائے ۔ کلارک مزید سائنسیز کی درجہ بندی کے متعلق گفتگو کرتا ہے ۔
38- دیکھو روبنز کیپٹلزم اور آزادی 370- ارسطو کا نظریہ معاشی لین دین ، نیکومیچن اخلاقیات میں بیان کیا گیا ہے ۔ (میکسیلن ادارہِ اشاعت 1962کتاب نمبر5-123،128-جس میں ارسطو ایک جوتے اور مکان کے لین دین کی مثال دیتے ہوئے کہتا ہے کہ تبادلے کے لیے ضروری ہے کہ دونوں کی قیمتوں کی بجائے ضرورت کو مدِ نظر رکھا جائے ۔ یہ تناسب کیسے قائم ہوتی ہے ۔ ارسطو اس کی تشریح نہیں کرتا ۔ ارسطو کا نظریہ لین دین محنت کی عظمت کی تحریک کے علاوہ اور کچھ نہیں جس کی تائید بعد میں آرم سمتھ ، مارکس اور دوسرےماہر معاشیات کی دیکھو ایکی لنڈ جے آر اور ہبرٹ ، معاشیات کی تاریخ ، نظر یہ اور طریقہ کار
16-کیپٹلزم اور شرح متناسب کا قانون بھی مدنظر رکھا جائے ۔
40- اصول یہ اجازت دیتا ہے کہ ہر ملک کا ہر شہری تجارت سے نفع کمائے ۔ نظریہ معاشیات، رضا کارانہ معاشی لین دین وغیر ہ خدا کے متعارف کردہ ذریعے ہیں تاکہ انسان اپنی گھریلو زندگی کی ضروریات کو پورا کر سکے ۔

41۔ جائیداد اور چیزوں کے لین دین سے غربت کو کم کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے بغیر لوگوں کو غربت سے نہیں نکالا جا سکتا ۔ سینڈرز یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے ۔

42۔کیونکہ مسیحی سیاسی دنیا کا ایک حصہ ہیں ۔ سینڈرز تسلیم کرتا ہے کہ ہمیں غریبوں اور پست حالوں کی مدد کرتی ہے کلیسیا کو مغرور اور ذہنی توازن سے بے بہرہ لوگوں کا خیال رکھنا ہے ۔ لیکن ایسے لوگ تعداد میں بہت کم ہیں ۔ زیادہ تر لوگوں کو خیرات کی نہیں بلکہ اچھی تعلیم کی ضرورت ہے ۔ جو اُن کے لیے ذریعہ معاش بن سکے ۔

43۔ اگرچہ وہ اُن لوگوں کی نشاندہی نہیں کرتا جنکو یہ سب کرنا ہے ۔ لیکن وہ یہ یقین سے کہتا ہے کہ ہر شہری کو روز گار ملنا چاہیے اور وہ سب بھی جو زندگی کے لیے ضروری ہے ۔ اور یہ حکومت ہی کر سکتی ہے ۔

44۔ یہ خیال بھی آر ۔ سی ۔سی ایس کا دیا ہوا ہے ۔ کیپٹلزم ایک ایسا معاشی نظام ہےجس میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر لوگ
جائیداد یں بنا سکتے اور اُن سے نفع کما سکتے ہیں ۔

45۔یہ اُس سیاسی نظا م کا حصہ ہے جہاں حکومت صرف مجرموں کو سزا دیتی ہے اور اچھے شہریوں کو پھلنے پھولنے کے مواقع فراہم کرتی ہے ۔ (دیکھو رومنز 13)

46۔مجرموں کو سزا اور بے گناہوں کو بری کرنے کے لیے حکومت عدلیہ کا نظام رکھتی ہے جس کا مقصد ملک میں نظم و ضبط اور امن قائم رکھتا ہے ۔ خدا مملکت کو معاشرتی پروگرامز اور روپے پیسے کی گردش میں بالواسطہ حصہ لینے سے منع کرتا ہے کیونکہ یہ چیزیں مملکت کے انتظامی کردار کو متاثر کرتی ہیں ۔

47۔مغرب میں آزادی اور خوشحالی کے فروغ کے لیے سینڈرز پروٹسٹینٹ اصلاحات کو کوئی اہمیت نہیں دیتا جتنی وہ کیتھولک مصنفین کو دیتا ہے ۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب رومن کیتھولک وہاں حاکم تھے ۔
ویب سائٹ پر اپنے مضمون میں سینڈرز کہتا ہے ۔
سولہویں صدی میں کیتھولک یورپین یہ ایمان رکھتے تھے کہ معاشی لین دین لوگوں کے ایک دوسرے کے ساتھ اچھے تعلقات بنا نے کا ذریعہ بنتا ہے ۔ اور یہ خدا کے آئین کے مطابق ہے اور مذہب اس کی اجازت دیتا ہے اور یہ انسانی نجات کے لیے مناسب ہے ۔
سترھویں صدی کے بعد مذہب اور معاشیات الگ ہوگئے ۔ جس کے دوبڑے نتائج سامنے آئے ۔ معشیت مذہبی کنٹرول سے جاتی رہی اور شخصی یا انفرای کنٹرول میں آگئی ۔
دوسرا معشیت کے ساتھ وہ کچھ ہوا جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے ۔

40۔ شرح متناسب کا قانون (جو نفع تناسب کا قانون بھی کہلاتا ہے) کہتا ہے کہ جب کوئی ایک شخص کام کرتاہے تو ہو اپنے لیے ایسا موقع تراش رہا ہوتا ہے (وہ کام جو ابھی تک

اُس نے کہا نہیں ہوتا) جو اُسے ترقی دے ۔ لوگ بہت بڑے بڑے مواقع تلاش کر لیتے ہیں کیونکہ اُنکے پاس قابلیت اور صلاحیت ہوتی ہے ۔ کیونکہ شرح متناسب ایک عالمگیر قانون معیشت ہے ۔ جو انسانیت کے لیے چننے کا معیار اور پیدا واری صلاحیت کو فروغ دیتا ہے ۔ آسٹرین ماہر معاشیات لوڈ گی وون سے نفع کا قانون کہنا پسند کرتا ہے ۔
(کلاسیکل ماہر معاشیات ڈیوڈ ریکارڈ وبھی کہتا تھا) یہ قانون انجمن ہے ۔ (ہیومن ایکشن ، کنیٹمپر میری بکس ، آئی این سی ، تھرڈ ریوائزڈ ایڈیشن 1963باب نمبر 8)
کیونکہ اگر ایک گروپ اچھی پیداوار دیتا ہے تو دوسرا اس سے بھی زیادہ پیدا کر سکتا ہے ۔ جب لوگوں اور پیدا وار کے درمیان شرح متناسب ٹھیک ہے ۔
یہ قانون کی وضاحت کے لیے ۔
بائبل میں سب سے عمدہ مثال پاک تثلیث کی ہے ۔ واحد ثالوث خدا جو کام کرتاہے ۔ دیکھ تھامس سکرمیکر ، کام اور تثلیث ، مسیحیت اور معاشرہ 5نمبر2(اپریل 1996)
9-10انسان کا کام باعظمت ہے کیونکہ یہ اُس خدا کی سُنت کو ظاہر کرتا ہے جو خود کام کرتا ہے ۔
(۱)خدا سب سے زیادہ کام کرتاہے ۔ اس لیے انسان کی بڑی ذمہ داری بھی زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی ہے ۔
(۲) بقول مارکس کام ہمیشہ لڑاتا ہے کیونکہ یہ مالک ملازمین سے دباو کے تحت کرواتے ہیں ۔
(۳)کام کبھی بھی ختم نہیں ہوتا ا س لیے جتنا بھی کیا جائے یہ جا کر کیا جائے کہ خد اکے لیے کرتے ہیں ۔
(۴)پاک تثلیث کا کام تین اشخاص میں منقسم کیا گیا ہے باپ ، بیٹے اور روح القدس میں ۔ مثلا محنت کا تصور
(۵)انسان کا کام ہمیشہ دوسروں کے لیے خدمت ہو ۔ پاک تثلیث میں ایک کا کام دوسرے دو کے لیے سود مند رہا ۔ انسان کا م بھی اسی طرح اس کے اپنے اور دوسروں کے فائدے کے لیے ہونا چاہیے ۔
(۶)جب بھی کوئی کا روبار کرنا ہے تو خرچ اور نفع اُسکے ذہن میں ہوتے ہیں اور وہ نفع کی اُمید پر کارو بار کرتا ہے (جسے ماہر معاشیات نفع کا موقع کہتے ہیں ۔ لیکن سینڈرز نفع کو نقدی کی نظر کیسے دیکھتا ہے جبکہ بائبل میں اکثر نفع کو اس طرح بیا ن کیا گیا ہے جو ناقابل پیمائش ہو **(مرقس 8،36)**متوقع نفع تبادلہ کرنے والی پارٹیوں کے درمیان ہوتا ہے ۔ جس کی بنیاد اس بات پر ہوتی ہے کہ انسان خدا کی بنائی ہوئی چیزوں کو کتنی اہمیت دیتا ہے ۔ خدا جیرون کو اہمیت دیتا ہے ۔ انسان خدا کی شکل پر بنایا گیا ۔ انسان کو

بھی جیزدہ کی قدر کرنی چاہیے ۔ اور اسی لیے انسان کی پرکھ ضروری ہے لین دین کے معاملات میں ۔ ویسے تو انسان کا ہر کام تبادلہ پر مشتمل ہے ۔ انسان جو خدا کی شکل پر تخلیق کیا گیا اپنے معاشی مفاد کے لیے حکمت عملی بنا تا ۔ منزلوں کا تعین کرتا اور کام کرتا ہے ۔

اشیا کی قدرو اہمیت کا نظریہ اگرچہ بائبل میں موجود تھا لیکن اُنیسویں صدی سے پہلے یہ منظر عام پر نہیں آیا اور نہ ہی سیکولر لوگ اسے لے کر آئے ۔ د و قابل بیان اقتباسات ہیں جسے کلام خدا ہمارے لیے پیش کرتا ہے ایک آدم کا گناہ جو نسل در نسل ماروثی گناہ کی شکل اختیار کر گیا ۔ اور دوسرا نجات دہندہ کا وعدہ ۔

42-بائبل مقدس کا ذاتی جائیداد کے حوالے سے نظریہ زیادہ اہمیت کا حامل ہے ۔ جو انسان کی شخصی اور اجتماعی بھلائی کا ذریعہ ہے ۔

43- سینڈرز 5-

44-انصاف کے ساتھ اجرت ادا کرنے کا نظریہ رومن کیتھولک فلاسفر تھا مس ایکونئس نے فروغ دیا ۔ (جس نے قتل کی قانونً سزا اور بدعت ، منحرف ، غلامی کے خلاف اور تجارت و کارو بار کے متعلق قانون متعارف کروائے مثلاً کیپٹلزم اور بیشتر پاپائی فرمانوں کے ذریعے مزدوروں سے منصفانہ سلوک اور مناسب ابرت اور نفع کی تعلیم دی گئی مثلا ً (دی روم ، نوویرم)

دیکھو روبنز کیپٹلزم اور آزادی باب نمبر 3اس فرمان کی مزید تشریح کے لیے دیکھیے روبنز کلیپائی قوانین ۔

45-انگلینڈ میں سترھویں صدی کے دوران رومن کیتھولک اجارہ داروں نے تقریباً تمام صنعتی علاقوں میں جنکے حکومتی اجازت نامے تھے دباو اور سخت رویے کو اپنایا ۔ دیکھو پرکس 87)

46-روبنز کیپٹلزم اور آزادی 466 47-دیکھو پرکس مسیحی معاشرے کی سیاسی معیشت اپینڈیکس ڈی

اُدھار رقم لینا ، اپنی پہنچ سے زیادہ خرچ کرنا اور بہت زیادہ دولت رکھنا نیکی تصور کیا جانے لگا

48-اس ایمان کے ساتھ کے معیشت مذہبی کنٹرول میں ہونی چاہیے ۔ سینڈرز دوبارہ اخلاقیات کو ہدایاتی سائنس تسلیم کرتا ہے ۔ اور معاشیات کو تعریفی سائنس کی حثیت سے قبول کرتا ہے ۔

سینڈرز (بائبل اور معاشیات) اپریل 1994سینڈر ز ویب سائٹ

49-اپنے بیان میں وہ کہتا ہے کہ جدید ماہرین معاشیات کے مناسب تنقید نے غلطی سے اسے ریاضیاتی سائنس بنا دیا ہے ۔ جدید ماہرین معاشیات تجرباتی طریقہ کار پر اعتماد کرتے ہیں جو فزیکل سائنس میں استعمال ہوتا ہے

آئرین ماہرین معاشیات مثلاً لڈو گ ون میزز نے بہت دفعہ یہ نقطہ بیا ن کیا ہے ۔ دیکھو لڈِوگ ون میسزز ہیومن ایکشن تعارف 10-1

50-زمانہ وسطی (چھٹی صدی سے پندرھویں صدی) میں شخصی تعلقات کی اہمیت پر اپنے خیالات کو پڑھتے ہوئے ، ہر ایک کو شہیدوں پر مبنی کتاب کا مطالعہ کرنا اور یہ جائزہ لینا چاہیے کہ چر چ آف روم کا دوسرا مکاشفاتی حیوان ، آہنی ہاتھوں سے حکومت کرنا ہے ۔ لاکھوں پروٹسیٹنٹ لوگوں کا قاتل اور مومنین کی پہنچ سے کلام خدا کو دور رکھنے والا ، دیکھا کہ یہ بیان کتنا بعیداز قیاس ہے ۔

روبنز (کیپٹلزم اور آزادی)باب نمبر22

51- سینڈرز بیشتر پروٹسٹینٹ اور رومن کیتھولک تھیالوجیسٹ اور مُصنفین کے خیالات کے برعکس یہ وسیع پیمانے پر قابل قبول انجیلی تبلیغ تھی جو مغرب کو غربت سے خوشحالی ہی کی طرف لائی ۔

آئین کو بائبل مقدس کے اخلاقی اصولوں میں تبدیل کیا۔ جیسے کہ ایماندار ی ، سخت محنت ، مستقبل کے لیے بحث اور بچوں کے لیے تعلیم ، یہ اسلامی تعلیم تھی جو کیلون ازم کہلائی اور جس کی بدولت سیاسی اور معاشی آزادی مغرب کا حصہ بنی ، بوئنز کے مطابق جن اصولوں کی یہ پیروی کرتے اور جس تعلیم پریہ ایمان رکھتے ہیں ۔ بہت ہی اہمیت کی حامل ہے ۔ اس لیے انکو چاہیے کہ جن اصولوں پر ان کی زندگیوں اور حکومت کی بنیاد ہے اُنکے مطابق لوگوں کی خدمت کریں ۔ (یہ کیلون نے کہا) یہ انسان کی فطرتی عظمت کے متعلق سکھاتی ہے ۔ یہ اُن کے خلاف کہا جو چند لوگوں کو دوسرے پر بالا تصور کرتے ہیں ۔ کیلون ازم اور ری پبلکن ازم دونوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ کیلون ازم نے اپنے آپ کو دنیا میں عظیم تر گواہی دینے والی قوت منوایا ہے ۔

مثال کے طور پر دیکھیے [دی فوربئین بُک (لولٹر ہاوس 1993]

52- خدا کی بادشاہت اور انسان کی شخصی اہمیت پر اصلاحی ایمان کی بہت شاندار تعلیم ہے ۔ کلیسیا کا ہر رکن پاسٹر جیسی اہمیت رکھتا ہے

۔ جبکہ رومن ازم اور آرمن ازم میں اختیار صرف کلر جی کے پا س ہے ۔ کیلون ازم ہر ایک کو سیکھنے پر توجہ دیتی ہے اور بہت سے پروٹسیٹنٹ اپنے بچوں کو سکھانے کے لیے قربانیاں دیتے ہیں ۔ کیلون ازم کیتھڈرل کو بے سود قرار دیتی ہے اور سکول، کالج

اور یونیوسٹیاں قائم کرتی ہے ۔ ہارورڈ یا لے ار پرنسیٹن یونیورسٹیاں کیلون ازم کے پیروکاروں کی قائم شدہ ہیں ۔

بوٹنر قسمت کے متعلق اصلاحی تعلیم 391-428

53-دوبارہ بقول بوٹنر ہر مورخ یہ تسلیم کر ئے گا کہ یہ کیتھولک کے خلاف پروٹسیٹنٹ انقلاب ہی تھا جس نے عصرِ حاضر کو خالص مذہبی اور قانونی آزادی دی ۔ اور جتنے بھی ممالک اور اقوام نے اس آزادی کو حاصل کیا اور اس سے لطف اندوز ہوئیں وہ کیلون ازم کا پیرو تھیں ۔

بوٹنر 397-396

54- سینڈرز صحیح ہے جب وہ کہتا ہے کہ یو۔ایس نے بہت سی غیر ضروری جنگیں اپنے اُن حکمرانوں کی وجہ سے لڑیں جو کوئی واضح مقصد نہیں رکھتے تھے ۔ لیکن وہ اس حقیقت سے روپوش کرتا ہے ۔ کہ مغربی تہذیب کی بربادی جو کہ گذشتہ دو صدیوں سے جاری ہے وہ وسیع سطح پر قابل قبول انجیلی اور تحریک اصلاح کی بیسیکل تھیالوجی کی نفی کا نتیجہ ہے ۔ بوٹنر 420

55- جان روبنز نشاندہی کرتاہے کہ مسیحی تھیالوجی کی مغرب میں نفی کی بڑی وجہ بیسویں صدی میں ہونے والی شدید قتل و غارت ہے جو کہ تاریخ کے اوراق سمیٹے ہوئے ہیں ۔

سینڈررز رومن کیتھولک چرچ کے اُس کردار کو بھی رد کرتا ہے جو اُس نے جنگ کے بعد یورپ کو متحد کرنے ، آر سیسی ایس کے آہنی ہاتھوں سے پروٹسٹینٹ لوگوں کو بچانے کے لیے کیا۔

56-لاکھوں لوگ اور ابورشن اپنی ہی حکومت کے ہاتھوں قتل ہوئے ۔ اکیسویں صدی میں پروٹسٹینٹ بیداری نے اس نئے تاریک دور کا خاتمہ کیا جو غلامی ، ظلم اور جنگ سے معمور تھا۔

روبنز کیپٹلزم اور آزادی میں اکیسویں صدی کی مذہبی جنگیں ۔ 355

57- سینڈرز اور کیپٹلزم پر تنقید کرنے والے یہ حقیقت کیوں نہیں تسلیم کرتے کہ آج بھی دنیا کے بہت سے ممالک کیپٹلزم طرز حکومت نہ ہونے کی بنا پر غربت ، بیماری ، اور جنگ میں ہیں ۔ کیپٹلزم ایک ایسا طرز حکومت ہے جو مسیحی اخلاقیات اور سیاسیات پر مبنی ہے اور جس کے ذریعے عوام کو جہالت اور غربت سے نکال کر خوشحالی اور کامیابی کی طرف لایا جا سکتا ہے ۔ سینڈرز دوسرے منحرف مسیحیوں کو پسند کرتا ہے جیسے رون سائیڈر (بھوک کی دنیا میں امیر مسیحی ، انٹر ورلٹی پریس ، بیشتر ایڈیشن ۔

روبنز کیپٹلزم اور آزادی میں اکیسویں صدی کی مذہبی جنگیں 364

58-الزام تراشی کرتے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک کی بُری حالت کے ذمہ دار صنعتی ممالک ہیں ۔ سینڈرز صحیح ہے کہ دنیا مزید بت پرست بن رہی ہے ۔ اور اس کا اشتہار انگیز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی بارتہ کی (کلاس سٹرگل) کے ساتھ بلکہ یہ پروٹسٹینٹ تحریک اصلاح کی مسیحی تھیالوجی سے دوری کی بنا پر اخلاقی انحطاط پذیری کا شکار ہیں ۔ سینڈرز چونکہ کیپٹلزم کی کوئی تعریف پیش نہیں کرتا اس کا مطلب ہے کہ بت پرستی کا کوئی وجود ہی نہیں۔

دوسرا بد قسمت نتیجہ جو سینڈرز خود ہی بناتا ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ وہ اس سے ناواقف ہے ۔ تاہم حقیقت یہی ہے کہ سوشلزم اور فیسکزم نظام میں پیداوار کے تمام ذرائع کو حکومت کنٹرول کرتی ہے ۔ کیونکہ مملکت مزدور کو اپنے اختیار میں رکھتی ہے ۔

رون سائیڈ ز مارکسن ابروچ تحیر یر شدہ جان ڈبلیو روبنز ، رون سائیڈر کو نٹرا ڈ ہیوم ،دی ٹرنیٹی ویو مارچ ، اپریل 1981

جبکہ سوشلزم اور فیسکزم میں کوئی شخصی آزادی نہیں ہے ۔ سینڈرز کیپٹلزم پر دوسرے نقادوں کو پسند کرتا ہے ۔ دی فیسکٹو انسانی آزادی پر غلامی کو ترجیح دیتا ہے ۔

59- بقول جان روبنز بائبل مقدس سینڈرز اور دوسرے نقادوں کے لیے کیپٹلزم پر انگلی اٹھانے کے لیے اچھی جگہ ہے ۔

کیپٹلزم ، ری پبلکن طرز حکومت محدود اختیارات کے ساتھ ذاتی جائیداد کے حقوق ، مسیحی اخلاقیات کے تحت شخصی آزادی سے لطف اندوز ہونا مثلاً (دس احکام) یہ وہ باتیں ہیں جنکے متعلق انجیل پاک ہمیں سکھاتی ہے اور جس کی پیروی کر کے ہم نے خود اور دنیا کو خوشحال بنانا ہے ۔ کیپٹلزم مسیحی اخلاقیات اور سیاسیات دونوں کے بغیر ناممکن ہے ۔

4848 Sanders, “Scripture and Economics,” April 1994, www.rsanders.org.
4949 Austrian economists, such as Ludwig von Mises, have made this point many times. See Ludwig von Mises, *Human Action*, Introduction, 1-10.
5050 Robbins, *Freedom and Capitalism*, Chapter 22.
5151 See for example, *The Forbidden Book* (Lollard House, 1993).
5252 Boettner, *The Reformed Doctrine of Predestination*, 391, 428.
5353 Boettner, 396-397.
5454 Boettner, 420.
5555 Sanders also overlooks the major role played by the Roman Catholic papacy, instigating war after war to try to unify Europe and the rest of the world under the iron rule of the RCC-S, and destroying Protestantism.
5656 Robbins, “The Religious Wars of the 21st Century,” in *Freedom and Capitalism*, 355.
5757 Robbins, “The Religious Wars of the 21st Century,” in *Freedom and Capitalism*, 364.
5858 Ron Sider’s Marxian approach to economics is discussed by John W. Robbins, “Ron Sider Contra Deum,” *The Trinity Review*, March-April 1981.

5959 Robert G. Anderson, “Two Ways of Life,” *The Freeman*, October 1979, reprinted in *Private Property and Political Control* (The Foundation for Economic Education, 1992).

59- روبرٹ جی ایڈرسن - زندگی کے دو راستے دی فری مین اکتوبر 1979- ذاتی جائیداد اور سیاسی کنٹرول میں دوبارہ اشاعت شدہ (معاشی ایجوکیشن کی بنیادیں 1942)